وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ؕ

اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں

امام احمد رضا

اور
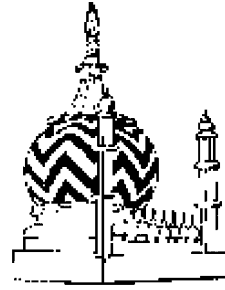
اہتمامِ نماز

مؤلف

حضرت مولانا محمد شاکر علی رضوی نوری

امیرِ سُنّی دعوتِ اسلامی

کتاب	:	**امام احمد رضا اور اہتمام نماز**
تالیف	:	مولانا محمد شاکر علی نوری (امیر سنی دعوت اسلامی)
نظرِ ثانی	:	محققِ مسائلِ جدیدہ حضرت مفتی محمد نظام الدین صاحب صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، یو۔ پی
کمپوزنگ	:	مولانا مظہر حسین علیمی، محمد یوسف نوری
پروف ریڈنگ	:	مولانا سید عمران الدین قادری، محمد عبد اللہ اعظمی
تیسرا ایڈیشن	:	بموقع عالمی سُنی اجتماع، دسمبر ۲۰۰۶ء / ۱۴۲۷ھ
تعداد	:	
ناشر	:	تحریک سنی دعوت اسلامی
قیمت	:	Rs.10.

☆ ملنے کا پتہ ☆

مکتبۂ طیبہ

اسمٰعیل حبیب مسجد ۱۲۶ ، کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

مناقب درشانِ
سیدنا امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی

شان تیری ہے فزوں تر میرے اعلیٰحضرت
ناز مرشد کو ہے تجھ پر میرے اعلیٰحضرت

علم کا ایک سمندر ہے بھرا کوزے میں
شان احمد کے ہیں مظہر میرے اعلیٰحضرت

ایک کہرام مچا قصر وہابی ٹوٹا
غوث کا لائے ہیں لشکر میرے اعلیٰحضرت

ان پہ ہے فیضِ نبی ہم پہ کرم ہے ان کا
راہ ظلمت میں ہیں اختر میرے اعلیٰحضرت

کیسے ناموس رسالت سے کوئی کھیلے گا
تیغِ دودھاری ہیں ان پر میرے اعلیٰحضرت

مہر کے سامنے کیا قدر چراغِ کمتر
کیا بیاں ہوں تیرے جوہر میرے اعلیٰحضرت

آج بھی جلوہ نما ہے رخ زیبا تیرا
میرے مرشد تیرا اختر میرے اعلیٰحضرت

ہوگیا قادری منزل کا مسافر عدنان
تیرے دامن سے لپٹ کر میرے اعلیٰحضرت

احمد رضا نے فیض کا دریا بہا دیا
حبِ نبی سے دل کو مدینہ بنا دیا

خدمت نبی کے دین کی کچھ اس طرح سے کی
بدعات و منکرات کا قلعہ قمع کیا

عظمت بڑھادی آپ نے آقا کی قلب میں
بدلے میں رب نے آپ کو اعلیٰ بنا دیا

ناموسِ مصطفیٰ کی حفاظت کے واسطے
میرے رضا نے اپنا سبھی کچھ لٹا دیا

جانِ مراد کانِ تمنا حضور ہیں
اپنا عقیدہ آپ نے کامل بنا دیا

شاکر ترا احسان نہ بھولے گا حشر تک
عشقِ نبی میں دل کو تڑپنا سکھا دیا

تقریظِ جلیل

مُحقّقِ مسائلِ جدیدہ، حضرت العلام مفتی نظام الدین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور، اعظم گڑھ، یو۔پی

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین وملت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کا جہاں کہیں بھی ذکرِ جمیل ہوتا ہے، یا یاد آجاتی ہے تو ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ کا عکسِ جمیل آئینۂ قلب وجگر پر ابھر آتا ہے کیوں کہ آپ کے لیل ونہار مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے عشق ومحبت سے معمور نظر آتے ہیں۔ یہ انہیں کے دلِ مضطر کی صدا ہے۔

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا　　جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

عاشق کی پہچان یہ بتائی جاتی ہے: "اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ یُطِیْعُ" عاشق محبوب کا اطاعت شعار ہوتا ہے۔

محبوب ﷺ کا فرمان تھا: "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ" تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(مسلم شریف کتاب الایمان)

اس لئے آپ نے اپنی پوری زندگی کو عشقِ رسول ﷺ کے سانچے میں ڈھال دیا، آپ کے ارشادات، فتاویٰ اور معمولات کا جائزہ لیجئے تو عیاں ہو جائے گا کہ آپ کا جینا، مرنا سب کچھ عشقِ رسول کے لئے تھا۔ آپ "رضائے احمد" تھے اور اس کے لئے اپنی پوری زندگی وقف فرما دی۔ کہا وہی جو آپ کے آقا ﷺ نے کہا تھا اور کیا وہی جو آپ

کے آقا ﷺ نے کیا تھا۔ اس کی ایک شہادت، محبوب ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک "نماز" کی محافظت کے تعلق سے آپ کا ارشاد وعمل ہے جسے بڑے خوبصورت انداز میں اس خوبصورت کتابچہ میں پیش کیا گیا ہے، یہ سعادت مندی ہے مبلغِ سنت، صوفیٔ ملت امیرِ سُنی دعوتِ اسلامی جناب مولانا شاکر نوری رضوی قادری دام مجدہم کی جنھوں نے نماز کی محافظت کے تعلق سے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کی تعلیمات و معمولات کو دلنشیں اور عام فہم پیرائے میں جمع فرما کر آپ کی حیاتِ مبارکہ کے اس گوشے سے حجاب کو اٹھا دیا ہے تا کہ اس عاشقِ رسول ﷺ کا اس حیثیت سے تعارف بھی ہو جائے اور آپ کے ماننے والوں کے لئے دعوتِ عمل بھی۔

محترم نوری صاحب شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ و الرضوان کے مرید بھی ہیں اور سنتِ رسول کے مبلغ بھی، اس لئے انہوں نے اپنی اس تالیف کے ذریعہ اپنا مشن واضح کیا ہے وہ مشن جو اللہ عزوجل اور رسولِ مقبول ﷺ کی رضا کا ہے اس لئے بارگاہِ رسالت میں ان کے لئے، اپنے لئے، سب کے لئے یہ استغاثہ ہے۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے　　ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب سید عالم ﷺ کے صدقے و طفیل میں مولانا موصوف کے علم، عمر، اقبال میں برکتیں عطا فرمائے اور دعوت الی اللہ کی راہ میں ہر گام پر صابر وشاکر رکھے اور بہتر سے بہتر تصنیفات وتالیفات کی توفیق رفیق بخشے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

محمد نظام الدین رضوی

خادمِ جامعہ اشرفیہ، مبارکپور۔ نزیل پارس ناتھ، ضلع گریڈیہہ

۴؍صفر المظفر ۱۴۲۷ھ مطابق ۵؍مارچ ۲۰۰۶ء بعدِ فجر

تأثر جمیل

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ، داتادربار مارکیٹ، لاہور پاکستان۔

محترم ومکرم حضرت مولانا شاکر علی قادری نوری صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ممبئی میں آپ نے فقیر کو ''سنی دعوت اسلامی'' کے اجتماع میں حاضری اور خطاب کا شرف بخشا، جو میرے لئے باعث سعادت اور وجہ اطمینان تھا، آپ حضرات نے اہل علم کی قدردانی کی اچھی طرح ڈالی ہے، پھر مدینہ منورہ میں سرکار دوعالم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں فقیر کی طرف سے نذرانۂ درود وسلام پیش کر کے تو بہت بڑا احسان کیا، جس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

حافظ فیاض احمد صاحب کی معرفت آپ کا رسالہ مبارکہ ''امام احمد رضا اور اہتمام نماز'' موصول ہوا یہ کرم بالائے کرم ہے، دین کے بنیادی مسائل کی طرف توجہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

الحمدللہ! آپ نے اس طرف قدم اٹھا کر دوسرے ارباب علم وقلم کی رہنمائی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ اس قسم کے مزید لٹریچر قوم کو عنایت فرمائیں۔ دین اسلام کا مغز اور نچوڑ تعلق باللہ ہے، اگر یہی کمزور ہو گیا تو باقی کیا رہے گا؟ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل احکام اسلامیہ پر عمل پیرا ہونے اور ان کی تبلیغ واشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ یہی کام کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قبول ومنظور فرمائے۔ آمین۔

والسلام

محمد عبدالحکیم شرف قادری

تقدیمِ جلیل

عالم جلیل نواسۂ حضور صدرالشریعہ حضرت علامہ حافظ وقاری مفتی محمود اختر دامت برکاتھم القدسیۃ

رضوی امجدی دارالافتاء ۵۰/نیو قاضی اسٹریٹ، ممبئی۔۳

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اسلام میں نماز کی جو اہمیت ہے اور جماعت کی جو تاکید ہے وہ قرآن کریم اور فرمودات رسول ﷺ سے اچھی طرح واضح اور روشن ہے۔ بار بار نماز کی ترغیب دلائی گئی اور بڑی سختی کے ساتھ نماز قائم کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ نماز کو مومنوں کی معراج قرار دیا گیا اور اسے ایمان اور کفر کے درمیان امتیاز بتایا گیا، اسی کے ساتھ نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی بھی بڑی تاکید آئی ہے۔ اسی لئے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جماعت کا خصوصی اہتمام فرماتے یہاں تک کہ اگر کوئی جماعت میں شریک نہ ہوتا تو وہ کہتے'' کہیں وہ منافق تو نہیں ہو گیا؟ صحابۂ کرام نماز تو نماز ہے جماعت چھوٹ جانے کو بھی اپنی محرومی سمجھتے تھے۔

نماز وہ اہم العبادات ہے کہ عقل وبلوغ کے ساتھ بعض مخصوص حالتوں کے سوا کسی بھی صورت میں معاف نہیں۔ کوئی کتنا ہی بڑا بزرگ، ولی، پیر، شیخ، علامہ کیوں نہ ہو جب تک صاحب عقل وہوش ہے اسے وقت پر نماز ادا کرنی ہی ہوگی بلکہ جو جس قدر عظیم وبلند مرتبہ پر فائز ہوگا وہ اسی قدر نماز کا اہتمام بھی کرے گا۔ اس تناظر میں جب ہم امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیحضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کی ذات والا صفات کا جائزہ لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ آپ کثیر دینی خدمات، تصنیف وتالیف، رشد وہدایت وفتاویٰ نویسی اور دیگر ہزار ہا مصروفیات کے باوجود نماز باجماعت کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ مرض وصحت، سفر وحضر ہر حال میں اور ہر موقع پر نماز کیلئے ہمیشہ

بے چین رہتے۔ سخت علالت و بیماری اور انتہائی ضعف و کمزوری کے عالم میں بھی آپ کسی نہ کسی طرح مسجد پہونچ کر جماعت کے ساتھ پنج وقتہ نماز ادا فرماتے۔ آپ ہمیشہ زبانی اور تحریری طور پر لوگوں کو نماز باجماعت کی تاکید فرماتے اور بلا عذر شرعی جماعت ترک کرنے والے کو سخت ناپسند کرتے۔

مجدد اعظم سیدنا اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ نماز باجماعت کی ادائیگی اور سنت مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کا ایسا اہتمام فرماتے کہ آپ کے کردار و عمل میں صحابۂ کرام کے کردار و عمل کا عکس نظر آتا اور لوگ بے ساختہ پکار اٹھتے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت کے عشق اور شوقِ عمل کو دیکھ کر صحابۂ کرام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

زیر نظر رسالہ میں امیر سنی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد شاکر علی رضوی نوری صاحب نے امام اہلسنت کی شخصیت کے اسی رخ کو پیش فرمایا ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ اور ان کے کردار و عمل کی روشنی میں نماز باجماعت سے آپ کی بے پناہ وابستگی وشوق کو نمایاں کیا ہے۔

رب قدر اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ میں امیر سنی دعوت اسلامی کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے قبول عام بخشے اور سیدنا اعلیحضرت اور سیدی مرشدی سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے فیوض و برکات سے تمام صحیح العقیدہ مسلمانوں کو مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ النبی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فقط:

سگ بارگاہ رضویہ
محمود اختر القادری عفی عنہ

❁❁❁❁❁

پیش لفظ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

آج روئے زمین کی ایک ایسی عبقری شخصیت کی زندگی کے ایک گوشے سے متعلق قلم اٹھا رہا ہوں جس نے اجڑے ہوئے گلستاں کو حیات نو عطا فرمائی، جس نے اپنی شریں بیانی سے بچھڑے لوگوں کو قریب کیا، جس نے اپنے زور تقریر سے بے دینوں کا منھ بند کر دیا، جس نے گلشن عظمت مصطفیٰ ﷺ کو ہرا بھرا بنایا، جس نے بارگاہ احدیت کی عزت وجلالت اور سرکار ﷺ کی عزت وحرمت کا ڈنکا پوری دنیا میں بجایا، جس نے حدود شرعیہ کی حفاظت وصیانت اور خدمت دین میں پوری زندگی گزار دی جسے دنیا اعلیحضرت امام **احمد رضا** محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے نام سے یاد کرتی ہے، یقیناً اعلیحضرت علیہ الرحمہ کا ہر عمل اعلیٰ اور مسلمانان عالم کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ یوں تو اعلیحضرت علیہ الرحمہ کے مختلف کمالات پر علمائے ذوی الاحترام اور دانشوران اسلام نے بہت کچھ لکھا ہے اور رہتی دنیا تک ان کے کارناموں اور کمالات پر لکھا پڑھا اور سنایا جاتا رہے گا۔ لیکن آج اعلیحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی زندگی کے ایک عظیم گوشے ''محافظتِ نماز'' پر کچھ الفاظ قلمبند کر کے ایک سچے عاشق رسول اور ایک عظیم داعی اِلی الحق کے غلاموں میں اپنا نام شامل کروا کر توشۂ آخرت تیار کر رہا ہوں۔ دعا فرمایئے کہ اللہ عزوجل مجھ سیہ کار کے لئے اس کاوش کو نجات کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر کو اپنی علمی بے مائیگی اور استعداد کی کمی کا احساس ہے، اہلِ علم حضرات کی بارگاہ میں التماس ہے کہ زیرِ نظر کتاب ''امام احمد رضا اور اہتمامِ نماز'' میں کسی قسم کی اصلاح کی ضرورت محسوس کریں تو آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ اس کا خیال رکھا جاسکے۔

''امام احمد رضا علیہ الرحمۃ و الرضوان اور محافظت نماز''

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے جملہ افکار کو رسول اللہ ﷺ کی خوشی کا پابند بنا دیا تھا۔ وہ جو کچھ سوچتے تھے رضائے رسول اللہ ﷺ کے دائرے میں ہی سوچا کرتے، کسی قول یا فعل سے رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کا پہلو نکلتا ہو تو امام احمد رضا علیہ الرحمہ کسی طرح اسے گوارہ نہیں کرسکتے تھے۔ ان کا ایک ہی مقصد تھا اور وہ صرف اور صرف یہی کہ اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ راضی ہو جائیں، اسی لئے انہوں نے اپنی زندگی کی ہر ایک ادا کو تاجدار کائنات ﷺ کی رضا کیلئے وقف کر دیا تھا۔ بلکہ رضائے رسول اور دیدار حبیب ﷺ کے لئے جان بھی قربان کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ۔

جان دید و وعدۂ دیدار پر　　نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

وہ صرف زبانی عاشق نہ تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگی میں عمل کر کے دکھایا تھا۔

آیئے پہلے ہم اللہ جل جلالہ اور رسول اعظم ﷺ کے ارشادات نماز کی حفاظت کے متعلق کیا ہیں اس کو پڑھ لیتے ہیں اس کے بعد امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے اندازِ محافظت کو پڑھتے ہیں تاکہ امامِ عشق و محبت کی کیفیت نماز کیا تھی اس کا اندازہ ہوسکے۔

خاکپائے غوث و رضا

D:\Abdullah
zmi\Images\Sig
1.bmp not

''امیر سنی دعوت اسلامی''

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں محافظتِ صلوٰۃ اور پابندیٔ نماز کی سخت تاکیدیں وارد ہیں۔ اعلیحضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے محافظتِ صلوٰۃ سے متعلق کثیر آیات واحادیث اپنے فتاویٰ میں نقل فرمائی ہیں۔ ہم یہاں ان میں سے چند آیات واحادیث پیش کرتے ہیں۔

۞ ''وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ o اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ o الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ'' o

اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (کنزالایمان، پ۱۸/ع۱)

معالم شریف امام بغوی شافعی میں ہے۔

یُحَافِظُوْنَ اَیْ یُدَاوِمُوْنَ عَلٰی حِفْظِھَا وَیُرَاعُوْنَ اَوْقَاتَھَا، کَرَّرَ ذِکْرَ الصَّلٰوۃِ لِیَتَبَیَّنَ اَنَّ الْمُحَافَظَۃَ عَلَیْھَا وَاجِبَۃٌ۔

محافظت کرتے ہیں یعنی ان کی حفاظت پر ہمیشگی برتتے ہیں اور ان کے اوقات کا خیال رکھتے ہیں۔ نماز کا ذکر مکرر فرمایا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ اس کی محافظت واجب ہے۔

۞ ''وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ o اُولٰٓئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ o

اور وہ جو اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا۔ (کنزالایمان، پ۲۹/ع۷)

نسائی شریف میں ہے:

اَلْمُحَافَظَۃُ عَلَیْھَا اَنْ لَا تُضَیَّعَ عَنْ مَوَاقِیْتِھَا o نمازوں کی محافظت یہ ہے کہ اپنے اوقات سے ضائع نہ ہوں۔

۞ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ وَھُمۡ عَلٰی صَلَاتِھِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ۝ (پ۷/ع۱۷)

اور وہ جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

تفسیر کبیر میں ہے:

''اَلۡمُرَادُ بِالۡمُحَافَظَۃِ اَدَآئُھَا لِشُرُوۡطِھَا مِنۡ وَقۡتٍ وَطَھَارَۃٍ وَغَیۡرِھَا وَالۡقِیَامُ عَلٰی اَرۡکَانِھَا وَ اِتۡمَامُھَا حَتّٰی یَکُوۡنَ ذٰلِکَ دَاۡبُہٗ کُلَّ وَقۡتٍ''

محافظت سے مراد یہ ہے کہ وقت اور طہارت وغیرہ تمام شروط کو ملحوظ رکھا جائے اسکے ارکان کو قائم کیا جائے اور اسے مکمل کیا جائے۔ یہاں تک کہ جب نماز کا وقت آئے تو آدمی ان کاموں کو بطور عادت کرنے لگے

۞ حَافِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی وَقُوۡمُوۡا لِلّٰہِ قٰنِتِیۡنَ ۝

نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ والی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔ (پ۲/ع۱۵ کنز الایمان)

یعنی محافظت کرو کہ کوئی نماز اپنے وقت سے ادھر ادھر نہ ہونے پائے۔ بیچ والی نماز نماز عصر ہے اس وقت لوگ بازار وغیرہ کے کاموں میں زیادہ مصروف ہوتے ہیں اور وقت بھی تھوڑا ہوتا ہے اس لئے اس کی خاص تاکید فرمائی۔

مدارک شریف میں ہے: ''حَافِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَاَوۡفُوۡا عَلَیۡھَا لِمَوَاقِیۡتِھَا'' نماز کی محافظت کرو یعنی ہمیشہ وقت پر پڑھو۔

بیضاوی شریف میں ہے: ''حَافِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ بِالۡاَدَاءِ لِوَقۡتِھَا وَالۡمُدَاوِمَۃِ عَلَیۡھَا''

نمازوں کی محافظت کرو یعنی وقت پر ادا کرو اور ہمیشگی کرو۔

۞ ''فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِھِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوَاتِ فَسَوۡفَ یَلۡقَوۡنَ غَیًّا'' (پ۱۶/ع۷)

تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔ (کنز الایمان)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اَخَّرُوۡھَا عَنۡ مَوَاقِیۡتِھَا وَصَلُّوۡھَا لِغَیۡرِ وَقۡتِھَا'' یہ لوگ جن کی مذمت اس آیت میں کی گئی وہ ہیں جو نماز کو ان کے وقت سے ہٹاتے اور ناوقت پڑھتے ہیں۔

افضل التابعین سیدنا سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ھُوَ اَنۡ لَّا یُصَلِّیَ الظُّھۡرَ حَتّٰی اَتَی الۡعَصۡرُ'' (نماز ضائع کرنا یہ ہے کہ ظہر نہ پڑھی یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا)۔

۞ ''فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنۡ صَلَاتِھِمۡ سَاھُوۡنَ ۝'' (پ۳۰/ع۳۲) تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نمازوں سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (کنز الایمان)

تفسیر جلالین میں ہے: ''سَاھُوۡنَ غَافِلُوۡنَ یُؤَخِّرُوۡنَھَا عَنۡ وَقۡتِھَا''

تفسیر مفاتیح الغیب میں ہے: ''سَاھُوۡنَ یُفِیۡدُ اَمۡرَیۡنِ اِخۡرَاجُھَا عَنِ الۡوَقۡتِ وَکَوۡنُ الۡاِنۡسَانِ غَافِلًا عَنۡھَا'' اس آیت کریمہ کی یہ تفسیر خود حدیث میں وارد ہوئی۔ کَمَا سَیَاۡتِیۡ اِنۡشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی.

حدیث۱: امام احمد بسند صحیح حضرت حنظلہ کاتب رسول ﷺ و رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

''قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ: مَنۡ حَافَظَ عَلَی الصَّلَوٰتِ الۡخَمۡسِ رُکُوۡعِھِنَّ وَسُجُوۡدِھِنَّ وَ مَوَاقِیۡتِھِنَّ وَعَلِمَ اَنَّھُنَّ حَقٌّ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ دَخَلَ الۡجَنَّۃَ اَوۡ قَالَ وَجَبَتۡ لَہُ الۡجَنَّۃُ اَوۡ قَالَ حُرِّمَ عَلَی النَّارِ''

وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ان پانچ نمازوں کی ان کے رکوع و سجود و اوقات پر محافظت کرے اور یقین جانے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہیں، جنت میں جائے، یا فرمایا جنت اس کے لئے واجب ہو جائے، یا فرمایا دوزخ پر حرام ہو جائے۔

حدیث۲: امام مالک و ابوداؤد و نسائی و ابن حبان، اپنی صحاح میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

’’خَمْسُ صَلَواتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالیٰ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ ھُنَّ وَ صَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَ خُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ ‘‘ (ھذا لفظ ابی داؤد)

پانچ نمازیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرض کی، جو ان کا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں ان کے وقت پر پڑھے اور ان کا رکوع وخشوع پورا کرے، اس کے لئے اللہ عزوجل پر عہد ہے کہ اسے بخش دے اور جو ایسا نہ کرے تو اس کے لئے اللہ تعالی پر کچھ عہد نہیں چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔ (یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں)

حدیث۳: ابوداؤد طریق ابن الاعرابی میں حضرت قتادہ بن ربیعی انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے:

اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَھِدْتُ عِنْدِیْ عَھْدًا اَنَّہٗ مَنْ جَاءَ یُحَافِظُ عَلَیْھِنَّ لِوَقْتِھِنَّ اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ ،وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْھِنَّ فَلاَ عَھْدَ لَہٗ عِنْدِیْo

میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کی اور اپنے پاس عہد مقرر کرلیا جو ان کے وقتوں پر ان کی محافظت کرتا آئیگا اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو محافظت نہ کرے گا اس کے لئے میرے پاس کچھ عہد نہیں۔

حدیث۴: دارمی حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب جلّ وعلا سے روایت فرماتے ہیں، وہ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ صَلَّی الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاَقَامَ حَدَّھَا کَانَ لَہٗ عَلَیَّ عَھْدٌ اُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَوَمَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا وَلَمْ یُقِمْ حَدَّھَا لَمْ یَکُنْ لَہٗ عِنْدِیْ عَھْدٌ اِنْ شِئْتُ اَدْخَلْتُہُ النَّارَ وَاِنْ شِئْتُ اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَo

جو نماز اس کے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اس کے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں چاہوں تو اسے جہنم میں لے جاؤں اور چاہوں تو جنت میں

حدیث۵: طبرانی بسند صحیح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ

کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے؟ عرض کی خدا ورسول دانا ہیں۔ فرمایا جانتے ہو تمہارا رب جل جلالہ کیا فرماتا ہے؟ عرض کی خدا ورسول دانا ہیں۔فرمایا تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے۔

وَعِزَّتِیْ وَجَلاَلِیْ لَا یُصَلِّیْھَا عَبْدٌ لِوَقْتِھَا اِلَّا اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ وَمَنْ صَلَّاھَا لِغَیْرِ وَقْتِھَا اِنْ شِئْتُ رَحِمْتُہٗ وَ اِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُہٗ.

مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم جو شخص نماز وقت پر پڑھے گا اسے میں جنت میں داخل فرماؤں گا۔ اور جو اس کے غیر وقت میں پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں اس پر عذاب۔

حدیث۶: نیز طبرانی اوسط میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلَّی الصَّلٰوتِ لِوَقْتِھَا وَاَسْبَغَ لَھَا وُضُوْئَھَا وَاَتَمَّ لَھَا قِیَامَھَا وَخُشُوْعَھَا وَرُکُوْعَھَا وَسُجُوْدَھَا خَرَجَتْ وَھِیَ بَیْضَاءُ مُسْفِرَۃٌ تَقُوْلُ حَفِظَکَ اللّٰہُ کَمَا حَفِظْتَنِیْ وَمَنْ صَلَّاھَا لِغَیْرِ وَقْتِھَا لَمْ یُسْبِغْ لَھَا وُضُوْئَھَا وَ لَمْ یُتِمَّ خُشُوْعَھَا وَلاَ رُکُوْعَھَا وَلاَ سُجُوْدَھَا خَرَجَتْ سَوْدَآءُ مُظْلِمَۃٌ تَقُوْلُ ضَیَّعَکَ اللّٰہُ کَمَا ضَیَّعْتَنِیْ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ حَیْثُ شَاءَ اللّٰہُ لُفَّتْ کَمَا یُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِھَا وَجْھُہٗ.

جو پانچ نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھے ان کا وضو، وقیام وخشوع ورکوع وسجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہوکر یہ کہتی نکلتی ہے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی۔ اور جو غیر وقت میں پڑھے اور وضو وخشوع ورکوع وسجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہوکر یہ کہتی نکلتی ہے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہونچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے پرانے چیتھڑے کی طرح لپیٹ کر اس کے منہ پر ماری جائے۔

حدیث۷: ابوداؤد حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ فِیْمَا عَلَّمَنِيْ وَحَافِظْ عَلٰی الصَّلوَاتِ الخَمْسِ‘‘ انہوں نے کہا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسائل دین تعلیم فرمائے۔ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ

نماز پنجگانہ کی محافظت کرو۔

حدیث ۸: بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، دارمی، حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں

قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّم اَىُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلاةُ عَلٰى وَقْتِهَا۔

انہوں نے کہا کہ میں نے سید المرسلین ﷺ سے پوچھا۔ سب سے زیادہ کون سا عمل اللہ عزوجل کو پیارا ہے؟ فرمایا نماز اس کے وقت پر ادا کرنا۔

حدیث ۹: بیہقی، شعب الایمان میں بطریق عکرمہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ فِي الْاِسْلَامِ؟ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا وَمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَلَا دِيْنَ لَهٗ وَالصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ ۔

انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اسلام میں سب سے زیادہ کیا چیز اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے؟ فرمایا نماز وقت پر پڑھنا۔ جس نے نماز چھوڑی اس کے لئے دین نہ رہا۔ نماز دین کا ستون ہے۔

حدیث ۱۰: طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

ثَلٰثٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ فَهُوَ وَلِيٌّ حَقًّا وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ فَهُوَ عَدُوٌّ حَقًّا الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ وَالْجَنَابَةُ

تین چیزیں ہیں جو ان کی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے۔ جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن۔ نماز روزے اور غسلِ جنابت۔

حدیث ۱۱: حضرت امام مالک موطا میں حضرت نافع رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اِنَّ اَهَمَّ اَمْرِكُمْ عِنْدِيْ الصَّلٰوةُ فَمَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ مَا سِوَاهُ اَضْيَعُ

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے عاملوں کو فرمان بھیجا۔ تمہارے کاموں میں مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے جو اس کی حفاظت کرے اور اس پر محافظت کرے اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور کاموں کو زیادہ تر ضائع کرنے والا ہے۔ (الحدیث)

حدیث ۱۲: مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد، دارمی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِيْ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ قُلْتُ مَا تَاْمُرُنِيْ؟ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا (الحديث)

حضور سید المرسلین ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائیگا جو نماز کو اس کے وقت سے موخر کریں گے، میں نے عرض کی حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا تو وقت پر نماز پڑھ لینا۔

حدیث ۱۳: احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ بسند صحیح عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ تَشْغُلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا (الحديث)

میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے ان کے کام وقت پر انہیں نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وہ وقت نکل جائے گا۔ تم وقت پر نماز پڑھنا۔

حدیث ۱۴: بزار، محی السنہ بغوی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں ”قَالَ سَئَلْتُ النَّبِيَّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ ﷻ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا“ انہوں نے کہا کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے: خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو نماز کو اس کے وقت سے ہٹا کر پڑھیں۔

بغوی کی روایت یوں ہے ”اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّالِحِيُّ (فَسَاقَ بِسَنَدِهٖ) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ قَالَ اِضَاعَۃُ الْوَقْتِ'' احمد بن عبداللہ صالحی (پوری سند ذکر کرتے ہوئے) مُصعب بن سعد اور وہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا اس سے مراد وقت کھونا ہے۔

حدیث ۱۵: ابو داوٗد سنن میں اور طبرانی معجم میں بسند جید ابو درداء رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور پر نور ﷺ فرماتے ہیں۔

خَمْسٌ مَّنْ جَاءَ بِھِنَّ مَعَ اِیْمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّۃَ مَنْ حَافَظَ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلٰی وُضُوْئِھِنَّ وَرُکُوْعِھِنَّ وَسُجُوْدِھِنَّ وَمَوَاقِیْتِھِنَّ (الحدیث)

پانچ چیزیں ہیں کہ جو انہیں ایمان کے ساتھ لائے گا جنت میں جائے گا جو پنجگانہ نمازوں کی ان کے وضو ان کے رکوع ان کے سجود ان کے اوقات پر محافظت کرے (اور روزہ حج وزکوۃ وغسل جنابت بجالائے)

اعلیٰ حضرت اور نماز کی پابندی

نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے اپنی امت کو نماز کی محافظت و پابندی کا حکم دیا اور خود اس پر عمل کرکے دنیا کو دکھادیا۔ حضور اقدس ﷺ ہر نماز صحابۂ کرام کے ساتھ اس کے وقت ہی میں ادا فرمایا کرتے تھے۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ رسول مکرم ﷺ کے سچے عاشق تھے اسی لئے اپنے آقا و مولیٰ کو جو کہتے سنا وہی کہنے لگے، جو کرتے دیکھا اس پر عمل پیرا ہوگئے، قدم قدم پر آپ رسول گرامی وقار ﷺ کے فرمان وسنت کی پیروی کرتے نظر آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کبھی بھی اور کسی بھی حالت میں نماز کو وقت سے موخر نہیں فرماتے۔ جیسا کہ واقعات ذیل شاہد ہیں۔

۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے عبد الاسلام حضرت مولانا عبدالسلام صاحب علیہ الرحمہ کی دعوت پر جبل پور کا سفر بیماری کی حالت میں کیا۔ آغاز سفر کا ذکر حضرت برہان ملت علیہ الرحمہ یوں کرتے ہیں۔

صبح چار بجے اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ..... اور خادم برہان گاڑی پر بریلی ریلوے اسٹیشن کے لئے روانہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا حضرت عین نماز کے وقت گاڑی روانہ ہوگی۔ نماز فجر کہاں ادا کی جائے گی؟ آپ نے مسکرا کر فرمایا ''ان شاءاللہ پلیٹ فارم پر،،

اسٹیشن پہونچنے پر معلوم ہوا گاڑی چالیس منٹ لیٹ ہے، پلیٹ فارم پر جانماز، چادریں، رومال بچھا لئے گئے اور بعونہ تعالیٰ کثیر تعداد نے اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے پیچھے نمازِ فجر ادا کی۔ یہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کی کرامت تھی کہ اطمینان کے ساتھ نماز سے فارغ ہوئے۔

حضرت مولانا عبد السلام صاحب اپنے رفقاء کے ہمراہ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے استقبال کیلئے کٹنی تک چلے آئے تھے آگے کا واقعہ برہان ملت علیہ الرحمہ یوں لکھتے ہیں:

''ٹرین چار بجے کٹنی پہونچی .... اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا انتظام کیا گیا۔ فرمایا نماز فجر کہاں ہوگی؟ عرض کیا سُلَیْمَنَا باد میں، لیکن صرف تین منٹ گاڑی ٹھہرتی ہے۔ حضور وضو فرمائیں۔ خادم حاضر ہے۔ میں انجن کی طرف بڑھا دیکھا ڈرائیور مسلمان ہیں اور وہ بھی اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی قدم بوسی کرکے جارہے ہیں مجھ سے مصافحہ کیا۔ میں نے کہا سلیمنا باد میں نماز فجر ادا کرنا ہے۔ پوچھا کتنا وقت لگے گا؟ میں نے کہا ۱۲/ یا ۱۵/ منٹ، کہا میں لیٹ کردونگا۔ گارڈ بھی مل گیا اس نے بھی اطمینان دلایا۔ گاڑی بڑے وقت پر سلیمنا باد پہونچی۔ پلیٹ فارم پر جانماز، چادریں، رومال بچھا کر تقریبا تین سو کی جماعت ہوئی۔ پوری ٹرین کے مسافر دیکھ رہے تھے اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ اطمینان کے ساتھ وظیفے سے فارغ ہوکر گاڑی میں تشریف لائے۔

جبل پور قیام کے دوران اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے معمولات میں سے حضرت برہان ملت علیہ الرحمہ نے ایک بات یہ بھی ذکر کی کہ نماز کے لئے پانچوں وقت مسجد پیدل تشریف لاتے۔

ان دنوں عیدالاسلام اس مسجد میں نماز ادا فرمانے جاتے یہ قدیم کوتوالی کی جانب ہے۔ اس کا فاصلہ آپ کے دولت خانہ سے پانچ سو قدم سے زیادہ ہے۔ ایک نحیف وناتواں کے لئے اتنا فاصلہ بھی بہت ہے بلکہ یہ فاصلہ استطاعت سے کہیں زیادہ ہے۔
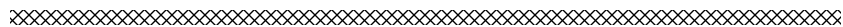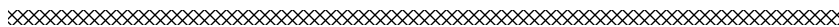
جبل پور سے واپس ہوکر ۲۲؍رجب ۱۳۳۷ھ کو اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ نے بریلی سے حضرت عید الاسلام کو یہ اطلاع نامہ بھیجا۔

شب دوشنبہ ۸؍بجے مع الخیر اسٹیشن بریلی آیا، راہ میں بڑی نعمت بفضلہٖ عزوجل یہ پائی کہ نماز مغرب کا اندیشہ تھا۔ شاہجہانپور ۳۳۔۶ پر آمد تھی کہ ہنوز وقت مغرب نہ ہوتا اور صرف ۸؍منٹ قیام۔ مگر گاڑی بفضلہٖ تعالیٰ ۱۵؍منٹ لیٹ ہوکر شاہجہانپور پہونچی اور دس منٹ ٹھہری کہ بہ اطمینان تمام نماز اچھے وقت ادا ہوئی وَلِلّٰہِ الْحَمْد! موٹر بلحاظ ہمراہیاں (جو استقبال کے لئے اسٹیشن پر کثیر تعداد میں آئے تھے) بہت آہستہ خرامی کے ساتھ بہ دیر مکان پر پہنچا۔ فقیر نے ابتداء مسجد سے کی، نماز عشاء ادا ہوئی۔

اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ نے ۵۲؍برس کی عمر میں دوسری بار سفر حج کیا۔ مناسک حج کی ادائیگی کے بعد آپ ایسے علیل ہوئے کہ دو ماہ سے زیادہ صاحب فراش رہے جب کچھ رُو بہ صحت ہوئے تو ۲۴؍صفر ۱۳۲۴ھ کو زیارت روضۂ انور کے لئے مکہ معظّمہ سے روانہ ہوکر جدہ سے بذریعہ کشتی رابغ پہنچے اور وہاں سے مدینۃ الرسول ﷺ کیلئے اونٹ کی سواری کی۔ اب آگے کا واقعہ خود اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی زبانی سنئے۔

''راہ میں جب ''پیر شیخ'' پر پہونچے ہیں۔ منزل چند میل باقی تھی اور وقت فجر تھوڑا۔ جمالوں (اونٹ والوں) نے منزل پر ہی روکنا چاہا اور جب تک نماز کا وقت نہ رہتا۔ میں اور میرے رفقاء اتر پڑے۔ کرچ کا ڈول پاس تھا (لیکن) رسی نہیں اور کنواں بھی گہرا۔ عمامے باندھ کر پانی بھرا، وضو کیا، بحمدہ تعالیٰ نماز ہوگئی۔ اب یہ فکر لاحق ہوگئی کہ طول مرض سے ضعف شدید ہے اتنے میل پیادہ (پیدل) کیونکر چلنا ہوگا منہ پھیر کر دیکھا تو ایک جمال (اونٹ والا) محض اجنبی اپنا اونٹ لئے میرے انتظار میں کھڑا ہے۔ حمد الٰہی بجالایا، اس پر سوار ہوا۔ لوگوں نے پوچھا کہ ,تم یہ اونٹ کیسے لائے؟ ہمیں شیخ حسین نے تاکید کردی تھی کہ شیخ کی خدمت میں کمی نہ کرنا۔،، کچھ دور آگے چلے تھے کہ (دیکھا) میرا اپنا جمال اونٹ لئے کھڑا ہے اس سے پوچھا۔ کہا کہ جب قافلہ کے جمال نہ ٹھہرے میں نے (دل میں) کہا شیخ کو تکلیف ہوگی قافلے میں سے اونٹ کھول کر واپس لایا''

یہ سب میرے سرکار کی وصیتیں تھیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی عِتْرَتِہٖ قَدْرَ رَأْفَتِہٖ وَ رَحْمَتِہٖ ورنہ کہاں یہ فقیر اور کہاں سردار رابع شیخ حسین، جن سے جان نہ پہچان اور کہاں وحشی مزاج جمال اور ان کی یہ خارقِ العادات روِشیں۔

سبحان اللہ! یہ ہے ذوق نماز اور شوق عبادت کہ نماز کے فوت ہونے کے اندیشے سے دل بے چین و بے قرار ہوگیا۔ وقت سے نماز ادا ہوگئی تو دل کو قرار مل گیا اور جان میں جان آ گئی مہینوں کی طویل علالت اور ضعف شدید کے باوجود ہر طرح کی کلفت ومشقّت سے بے پرواہ ہوکر قافلہ کا ساتھ چھوڑ دیا مگر ''احب العبادات'' نماز کو وقت سے موخر کرنا گوارہ نہ فرمایا۔ ایک عاشق رسول ﷺ اسے نعمت عظمیٰ سمجھتا ہے اور خدائے پاک کی اس نوازش پر وہ اس کا شکر بھی ادا کرتا ہے....یقیناً جو چیز خدائے ذوالجلال کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو بہت ہی زیادہ پیاری ہو۔ وہ ایک ''مومن کامل'' کے لئے نعمت عظمیٰ ضرور ہوگی۔

اور قربان جایئے اتباع سنت کے اس جذبہ کامل پر کہ آپ سوا ماہ کے بعد باہر سے اپنے وطن عزیز میں پہنچے تھے لیکن بچوں سے ملنے سے پہلے کشاں کشاں خانۂ خدا میں حاضر ہو رہے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بچوں سے ملنے میں جماعت فوت ہو جائے۔'' یہ ہے نماز کی محافظت اور یہ ہے شوق سجدہ''

بیماری کی حالت میں نماز

نماز بڑی سے بڑی بیماری اور انتہائی کمزوری کی حالت میں بھی معاف نہیں۔ ہوش وحواس اگر باقی ہیں تو ہر حال میں اس کی ادائیگی بعض خاص صورتوں کے سوا فرض قرار دی گئی ہے۔ البتہ اس کی ادائیگی کے طریقوں میں نرمی اور آسانی کا یہ لحاظ کیا گیا ہے کہ کھڑا ہونا مشکل ہو تو عصا کے سہارے نماز پڑھو۔ بیٹھنے کی سکت نہ ہو تو کسی چیز سے ٹیک لگالو۔ اس کی بھی قدرت نہ ہو تو لیٹے لیٹے ہی اشارہ سے اس کا سجدۂ بندگی بجالاؤ۔

تاجدار کائنات ﷺ کا فرمان عالیشان ہے ''صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ

فَقَاعِداً، فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ تُوْمِیُ اِیْمَاءً“ یعنی: کھڑے ہوکر نماز پڑھو اگر اتنی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر اشارہ سے ادا کرو۔

خود سرور کائنات ﷺ کا عمل یہی رہا ہے کہ اپنی علالت وضعف و کمزوری کی حالت میں بیٹھ کر نماز ادا کی ہے۔ اعلٰیحضرت رضی اللہ عنہ کی زندگی رسول اللہ ﷺ کے ارشاد و عمل کی مکمل عملی تصویر تھی۔ قیام پر قدرت ہے تو کھڑے ہوکر ہمہ تن شوق مولیٰ سے راز و نیاز میں مشغول ہیں۔ بدن میں طاقت نہیں تو عصا کے سہارے قیام ہو رہا ہے اسی کے سہارے رکوع و سجود ادا ہو رہے ہیں لیکن کبھی راحتِ نفس کے لئے نماز نہیں چھوڑتے۔

حضرت مولانا عبد السلام صاحب علیہ الرحمہ کے نام اپنے ایک مکتوب (مورخہ ۴ر ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ) میں آپ تحریر فرماتے ہیں ”ڈھائی سال سے اگر چہ دردِ کمر و مثانہ وسرو غیرھا امراض کا للازم ہوگئے ہیں۔ قیام وقعود، رکوع و سجود بذریعہ عصا ہے۔ مگر الحمد للہ کہ دین حق پر استقامت عطا فرمائی ہے کثرتِ اعداء روز افزوں ہے اور حفظ الٰہی تفضیلِ نا متناہی شامل حال ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔“

اعلٰیحضرت رضی اللہ عنہ کے قیامِ جبل پور کے دوران ایک روز حضرت عبد السلام نے عرض کیا ”جبل پور خوش نصیب ہے کہ یہاں حضور کی صحت بہت اچھی ہے۔ بریلی شریف میں ....کبھی کبھی نماز میں رکوع و سجود میں عصا کا سہارا لینا پڑتا تھا یہاں نہیں دیکھا۔“

اعلٰیحضرت رضی اللہ عنہ اپنے مرضِ وفات کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ اس مرض کے ساتھ ہی شدت کھانسی و زکام، اور بلغم میں لزوجت ایسی کہ دس دس جھٹکوں کے بعد بہ دشوار جدا ہوتا، کھانسی اس قدر شدت کی، اتنے جھٹکے ہوتے اور جگر و پہلو میں درد، ان کو جھٹکوں کی اصلا خبر نہ ہوتی، یہ وہ مرض تھا کہ بائیس (۲۲) دن میں بازو کا گوشت صحیح پیمائش سے سوا اِنچ گھل گیا۔ رانوں کا ابتدائی حصہ اتنا رہ گیا جتنے بائیس دن پہلے بازو تھے۔ شدت قبض و ہیجان و ریاح کا سلسلہ اب تک (جاری) ہے.... اب مسجد تک جانے کی طاقت نہ رہی۔ پندرہ روز پہلے اسہال (دست) شروع ہوئے اس نے بالکل گرا دیا۔ نماز کی چوکی پلنگ کے برابر لگی ہے اس پر سے اس پر بیٹھے تین تین بار ہمت سے ہوتا۔ الحمد للہ کہ اب تک فرض و وتر اور صبح کی سنّتیں بذریعہ عصا کھڑے ہوکر ہی پڑھتا ہوں۔ مگر جو دشواری ہوتی ہے دل جانتا ہے، نبض کی یہ حالت ہے

کہ ایک ایک منٹ میں چار چار بار رُک جاتی ہے دو دو قرع کی قدر رکی رہتی ہے پھر باذنہٖ تعالیٰ چلنے لگتی ہے۔

شریعت کا قانون ہے کہ جب تک مریض کسی چیز کے سہارے قیام وقعود، رکوع و سجود پر قادر ہو وہ فرض و واجب بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ اور نہ ہی اسے رکوع و سجود کیلئے اشارے کی اجازت ہے۔ اس لئے آپ نفس پر مشقّت و تکلیف برداشت کر کے نماز کو تمام شرائط و آداب کے ساتھ ادا کرتے ہیں مگر اپنے آقا و مولیٰ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں کوئی کمی گوارہ نہیں کرتے یہ اتباعِ سُنت کا وہ اعلیٰ نمونہ ہے جس کی نظیر آج کے زمانہ میں نظر نہیں آتی۔ اپنے امام کی وارفتگیِ نماز کا ایک اور واقعہ پڑھئے اور اپنے دل میں محبت نماز پیدا کیجئے۔

ایک بار امام احمد رضا رضی اللہ عنہ اپنے علاقہ زمینداری میں سکونت پذیر تھے۔ درد قولنج کے سخت دورے ہوا کرتے تھے۔ ایک دن تنہا تھے۔ فرماتے ہیں ظہر کے وقت درد شروع ہوا اسی حالت میں جس طرح بنا، وضو کیا۔ اب نماز کو کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ رب عز و جل سے دعا کی اور حضور ﷺ سے مدد مانگی۔ مولیٰ جل جلالہ مضطر کی پکار سنتا ہے۔ میں نے سنتوں کی نیت باندھ دی درد بالکل نہ تھا۔ سلام پھیرا اسی شدت سے تھا۔ فوراً اٹھ کر فرضوں کی نیت باندھی درد جاتا رہا جب سلام پھیرا وہی حالت تھی بعد کی سنتیں پڑھی درد موقوف اور سلام کے بعد پھر بدستور میں نے کہا اب عصر تک ہوتا رہ۔ پلنگ پر لیٹا کروٹیں لے رہا تھا کہ درد سے کسی پہلو قرار نہ تھا۔ خواہ یہ کہئے نماز میں درد یکسر اٹھا لیا جاتا تھا یا یہ کہئے کہ توجہ اِلیٰ اللہ اور استغراقِ عبادت کے باعث درد کا احساس نہ ہوتا تھا۔ بہر صورت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی مقبولیتِ بارگاہ اور ذوقِ عرفانی کی دلیلِ کافی ہے۔ (امام احمد رضا اور تصوف)

سچ کہا ہے کہنے والے نے ؎ ”عشق سچا ہے تو سب لطف و کرم تیرے ہیں“

امام احمد رضا اور اهتمام جماعت

مجدد اعظم امام اہلسنت اعلٰیحضرت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نماز باجماعت کی مکمل پابندی فرماتے۔ شدت علالت کے باوجود حتی المقدور جماعت کا اہتمام فرماتے اور بلا عذر شرعی ترک جماعت کو سخت ناپسند فرماتے، بلکہ جو صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو مگر جماعت کا تارک ہو اس کی بھی مذمت فرماتے چنانچہ ایک فتویٰ میں ایک ایسے شخص کے

بارے میں جو ظہر عصر و مغرب مسجد میں پڑھتا تھا اور عشاء و فجر مکان میں تنہا پڑھتا تھا اور اس کی وجہ یہ بتاتا کہ عشاء اور فجر کے بعد وظیفہ میں وقت زیادہ لگتا ہے۔ آپ نے فرمایا: پانچوں وقت کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ واجب ہے ایک وقت بھی بلا عذر ترک گناہ ہے۔ وظیفہ و تلاوت باعثِ ترک نہیں ہوسکتے۔ فرض مسجد میں باجماعت پڑھ کر وظیفہ و تلاوت مکان میں کرے ورنہ صورت مذکورہ فسق و کبیرہ کی ہے۔

(آخر میں فرماتے ہیں) وہ وظیفہ و تلاوت کہ جماعت و مسجد سے روکیں وظیفہ و تلاوت نہیں بلکہ ناجائز و معصیت ہے۔ واللّٰہُ تعالیٰ اعلم (فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۷۲)

اسی طرح اذان و جماعت سے قبل اپنی نماز ادا کر کے مسجد سے جانے والے کے بارے میں کتب فقہ کے حوالے سے تفصیلی جواب تحریر فرماتے ہوئے یہ حدیث بھی پیش فرمائی۔

عَنْ اِبْنِ مَاجَہ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَدْرَکَ الْاَذَانَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَتِہٖ وَھُوَ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَۃَ فَھُوَ مُنَافِقٌ.

ابن ماجہ نے امیر المومنین حضرت عثمان ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان کو مسجد میں پایا پھر وہاں سے نکل گیا اور اسے نکلنے کی کوئی حاجت بھی نہ تھی اور واپسی کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو وہ منافق ہے۔

اسی طرح دو شخصوں کے بارے میں سوال ہوا کہ ان میں کا ایک عشاء کی نماز اذان و جماعت سے پہلے پڑھ لیتا تھا اور اس کا سبب فوت تہجد بتاتا تھا۔ دوسرا اس طرح قیلولہ کرتا تھا کہ ظہر کی جماعت اولیٰ ترک ہوجاتی اور اس کا عذر تہجد کے فوت ہونے کا خوف بتاتا تھا۔ ایسے افراد کے بارے میں امام اہلسنت علیہ الرحمہ بڑا تفصیلی اور مدلل فتویٰ صادر فرماتے ہیں اور ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں۔

''اس مسئلہ میں جوابِ حق و حق جواب یہ ہے کہ عذر مذکور فی السوال سرے سے بیہودہ و سراپا اسہال ہے۔ وہ زعم کرتا ہے کہ سنتِ تہجد کا حفظ و پاس اسے تفویتِ جماعت پر

باعث ہوتا ہے اگر تہجد بروجہ سنت ادا کرتا ہے تو وہ خود فوت واجب سے اس کی حفاظت کرتا نہ کہ الٹا فوت کا سبب ہوتا۔ قَالَ اللّٰہ عزوجل ''اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ'' بیشک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ (اسکے بعد حدیث شریف پیش فرماتے ہیں) کہ امام الانبیاء سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَأْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَقُرْبَۃٌ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَکْفِیْرٌ لِلسَّیِّئَاتِ وَمَطْرُوْ لِلدَّآءِ عَنِ الْجَسَدِ (رواہ الترمذی جامع)

ترجمہ: تہجد کو لازم کرلو کہ وہ (رات کا قیام) اگلے نیکوں کی عادت ہے اور اللہ جل جلالہ سے نزدیک کرنے والا اور گناہ سے روکنے والا اور برائیوں کا کفارہ اور بدن سے بیماری دور کرنے والا (جامع ترمذی)

تو فوتِ جماعت کا الزام تہجد کے سر رکھنا قرآن و احادیث کے خلاف ہے اگر میزانِ شرعِ مطہر لے کر اپنے احوال و افعال تولے، تو کھل جائے کہ یہ الزام خود اسی کے سر تھا۔ بھلا یہ تہجد و قیلولہ وہ ہیں جو اس نے خود ایجاد کئے جب تو انہیں تفویت شعارِ عظیم اسلام کے لئے کیوں عذر بناتا ہے اور اگر وہ ہیں جو حضور ﷺ سے قولاً و فعلاً منقول ہوئے تو بتائیے کہ حضور اقدس ﷺ نے کب ایسے تہجد اور قیلولہ کی طرف بلایا جن سے جماعت فریضہ فوت ہو کیا قرآن و حدیث ایسے ہی تہجد کی ترغیب دیتے ہیں؟ کیا سلف صالحین نے ایسے ہی قیام اللیل کئے ہیں؟ حاشا و کلا!

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو می روی بہ ترکستان است

اے اعرابی مجھے ڈر ہے کہ تو کعبہ کو نہیں پہنچے گا کیونکہ جس راستے پر تو چل رہا ہے وہ ترکستان کو جاتا ہے۔

یا ہٰذا! سنت ادا کیا چاہتا ہے تو بروجہ سنت ادا کر، یہ کیا کہ سنت لیجئے اور واجب ترک کیجئے۔ ذرا بگوشِ ہوش سن اگر چہ حق تلخ گذرے۔ وسوسہ ڈالنے والے نے تجھے یہ جھوٹا بہانا سکھایا کہ اسے مفتیان زمانہ پر پیش کرے جس کا خیال ترغیبات تہجد کی طرف

جائے تجھے تفویت جماعت کی اجازت دے جس کی نظر تاکیدات جماعت پر جائے تجھے ترک تہجد کی مشورت دے کہ ”مَنِ ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ اِخْتَارَاَ ھُوَنَھُمَا“ (دو بلاؤں میں مبتلا شخص ان دو میں سے آسان کو اختیار کرے) بہر حال مفتیوں سے ایک نہ ایک کے ترک کی دستاویز نقد ہے مگر حاشا! خدام فقہ و حدیث نہ تجھے تفویت واجب کا فتویٰ دیں گے نہ عادی تہجد کو ترک تہجد کی ہدایت کر کے ارشاد حضور اکرم ﷺ ”یَا عَبْدَاللّٰہِ لَا تَکُنْ مِثْلَ فَلَانَ کَانَ یَقُوْمُ فَتَرَکَ قِیَامَ اَلَّیْلِ (اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جو کہ رات کا قیام کرتا تھا مگر اب اس نے ترک کر دیا) کا خلاف کریں گے۔ پھر تہجد کے متعلق چند احادیث کریمہ پیش کی۔ حدیث میں ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں:

یَحْسَبُ أَحَدُکُمْ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یُصَلِّی حَتّٰی یُصْبِحَ أَنَّہُ قَدْ تَھَجَّدَ اِنَّمَا الْمُتَھَجِّدُ اَلْمَرْءُ یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ بَعْدَ رَقْدَۃٍ رَوَاہُ الطِّبْرَانِیُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ بِسَنَدٍ حَسَنٍ

تم میں سے کسی کا یہ گمان ہے کہ رات کو اٹھ کر صبح تک نماز پڑھے جبھی تہجد ہو، تہجد صرف اسکا نام ہے کہ آدمی ذرا سو کر نماز پڑھے اس کو طبرانی نے حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بسند حسن روایت کیا ہے۔

مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِی عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ اِمْرَئٍ تَکُوْنُ لَہٗ صَلَاۃٌ بِلَیْلٍ یَغْلِبُہٗ عَلَیْھَا نَوْمًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ صَلَاتِہٖ وَکَانَ نَوْمُہٗ عَلَیْہِ صَدَقَۃً۔

امام مالک نے مؤطا میں اور ابوداؤد و نسائی نے اُمُّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ہر وہ شخص جو رات کی نماز (تہجد) کی نیت رکھتا ہو اس پر نیند غالب آجائے تو اللہ جل جلالہ اسے نماز کا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور اس کی نینداس پر صدقہ ہوگی

اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اذان سن کر مسجد میں نہ آنے والے کے بارے میں ایک حدیث مبارک نقل فرماتے ہیں جو حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسمیں ندا سن کر نہ حاضر ہونے پر حکم جفا و کفر و نفاق فرمایا گیا۔ طبرانی کے یہاں بطریق آخر یوں آئی کہ حضور ﷺ نے فرمایا: حَسْبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ الشَّقَاءِ وَالْخَیْبَۃِ أَنْ

یَّسْمَعَ الْمُؤَذِّنَ یُثَوِّبُ بِالصَّلَاۃِ فَلَا یُجِیْبُہٗ۔ مومن کو یہ بدبختی و نامرادی بہت ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور اس کا بلانا قبول نہ کرے۔ پھر بحر الرائق سے نقل فرمایا:

”فِی القنیۃ لَوِ انْتَظَرَ الْاِقَامَۃَ لِدُخُوْلِ الْمَسْجِدِ فَھُوَ مُسِیْءٌ ..

قنیہ میں ہے اگر اذان سن کر دخول مسجد کے لئے اقامت کا انتظار کرتا رہا تو گنہ گار ہوگا۔

فِی الْمُجْتَبٰی مَنْ کِتَابِ شَھَادَۃٍ مَنْ سَمِعَ الْاَذَانَ وَانْتَظَرَ الْاِقَامَۃَ فِیْ بَیْتِہٖ لَا تُقْبَلُ شَھَادَتُہٗ۔

مجتبیٰ کی کتاب الشہادۃ سے ہے جو شخص اذان سن کر گھر میں اقامت کا انتظار کرتا ہے اس کی شہادت قبول نہیں۔

پھر فرماتے ہیں۔

”غرض یہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو تکبیر سن کر حاضر جماعت نہ ہوا سے بد بخت نامراد ظالم اظلم منافق فرمایا گیا۔ للہ انصاف! کیا تکبیر کسی مطلق جماعت کی طرف بلاتی ہے کہ اس جماعت میں ملو نہ ملو۔ ہر دعوت تکبیر کی اجابت ہوتی ہے کیا اس میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ کے یہ معنیٰ ہیں کہ چاہے اس نماز و فلاح میں حاضر ہو چاہے نہ آؤ اپنی الگ کر لینا۔ شاید قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کا یہی مطلب ہوگا کہ نماز تو کھڑی ہوگئی اب اس میں آکر کیا کرو گے تم اور کوئی بیٹھی ہوئی اٹھانا۔ حاشا وکلّا بلکہ تکبیر اسی جماعت کی طرف بلاتی ہے اور اس کی عدم حاضری پر وہ حکم ظلم و نفاق و شقاوت و خیبت ہے تو قطعاً حکم وجوب و تاکید کی مصداق یہی ماثور و معہود جماعت ہے۔

اس کے بعد جماعت کیلئے حاضر نہ ہونے والوں پر حضور ﷺ کے شدتِ غضب وجلال کا ذکر یوں فرمایا: سید المرسلین ﷺ کا شانۂ اطہر سے مسجد انور میں قریب امامت جلوہ فرما ہوئے۔ ایک دن نماز عشاء کو تشریف لائے جماعت میں قلت دیکھی کچھ لوگ حاضر نہ پائے گئے نہایت شدید غضب وجلال محبوبِ ذوالجلال ﷺ کے چہرۂ اقدس سے ظاہر ہوا ارشاد فرمایا: خدا کی قسم میرے جی میں آتا ہے موذن کو تکبیر کا حکم دوں پھر کسی کو امامت کے لئے حکم فرماؤں پھر بھڑکتی ہوئی مشعلیں لے جاؤں اور ان لوگوں کے گھر پھونک دوں جنہیں اذان سنے یہ وقت ہوگیا اور اب تک گھروں سے نماز کو نہیں نکلے۔

پھر بخاری شریف کی روایت پیش کی "اَلبُخَارِی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلٰی الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهَا لَاَ تَوْ هُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَیُقِیْمَ ثُمَّ اٰمُرُ رَجُلاً یُؤُمُ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذُ شُعُلاً مِّنْ نَارٍ فَاُحْرِقُ عَلَی مَنْ لَایَخْرُجُ اِلٰی الصَّلٰوةِ بَعْدُ"

بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق پر فجر وعشاء سے بڑھ کر کوئی نماز بھاری نہیں اگر انہیں ان کے درجہ وفضیلت کا علم ہوجائے تو وہ گھٹنوں کے بل ان کی ادائیگی کے لئے آئیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ میں موذن کو تکبیر کا کہوں اور کسی دوسرے کو جماعت کا حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں آگ کی مشعل لیکر ان پر پھینکوں جو نماز کے لئے اب تک گھروں سے نہیں نکلے۔

فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح نص صریح ہے کہ وقت اقامت تک مسجد میں حاضر نہ ہونا وہ جرم قبیح ہے جس پر حضور اقدس ﷺ نے ان لوگوں کو جلا دینے کا قصد فرمایا۔ علماء فرماتے ہیں یہ ارشاد کہ تکبیر کہلوا کر نماز شروع کراؤں اس کے بعد تشریف لے جاؤں اسی بنا پر تھا کہ ان کی عدم حاضری ثابت اور الزام تخلف قائم ہولے اس کا منشاء وہی تحقیق ہے جو ہم نے ذکر کی ایجاب اجابت تاوقتِ اقامت مُوَسَّعْ ہے۔

اعلیٰحضرت عظیم البرکت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے جماعت کی پابندی اور مسجد کی حاضری کی صرف زبانی اور تحریری تاکید ہی نہیں فرمائی ہے بلکہ خود بھی اس پر سختی کے ساتھ عمل پیرا تھے۔ اگر آپ کی زندگیٔ پاک کا جائزہ لیا جائے تو اس میں نمایاں طور پر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی حیات طیبہ کا عکس جمیل جھلکتا ہوا نظر آئیگا اور آپ محسوس کریں گے کہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے زندگی بھر ماہ رسالت ﷺ اور ان کے نجوم ہدایت سے جو کسب نور کیا تھا وہ نور خود انکی ذات انور میں جگمگا رہا ہے۔ بڑھاپے کا زمانہ ہے کثرت کار، ہجوم افکار وشدت امراض کے باعث آپ کے قویٰ ساتھ چھوڑتے جارہے ہیں، نقاہت وکمزوری حد درجہ کو پہنچ چکی ہے، چند قدم چلنے کی بھی بدن میں طاقت

نہیں رہ گئی مگر اس مرد باخدا کے عزم وحوصلہ کی بلندی کا عجب حال ہے کہ وہ تمام دشواریوں، مجبوریوں اور معذوریوں کے باوجود قرب مولیٰ کے شوق میں جانب منزل یوں رواں دواں ہے کہ ؎

ضعف مانا مگر اے ظالم دل ان کے رستے میں تو تھکا نہ کرے

وہ منزل مسجد ہے جہاں اتباع رسول ﷺ کا جذبۂ صادق انہیں کشاں کشاں لئے جارہا تھا۔ آپ بھی اس کا ایک منظر ملاحظہ کیجئے۔ فرماتے ہیں۔ ؎

اجل نزدیک اور عمل رکیک وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل

چار دن کم پانچ مہینے ہوئے آنکھ دکھنے آئی اور اس پر اطوار مختلفہ وارد ہوئے۔ ضعف قائم ہوگیا، سیاہ ہیولات نظر آتے ہیں۔ آنکھیں ہمہ وقت نم رہتی ہیں اول تو مہینوں کچھ لکھ پڑھ ہی نہ سکا اب یہ حال ہے چند منٹ نگاہ نیچی کرنے سے آنکھ بھاری پڑجاتی ہے، کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ پانچ مہینے سے مسائل ورسائل سب زبانی بتا کر لکھے جاتے ہیں۔ بارہویں ربیع الاول کی شام سے ایک ایسا مرض لاحق ہوا کہ عمر بھر نہ ہوا تھا۔ نہ اللہ کسی کو اس میں مبتلا کرے۔ پچہتر گھنٹے مکمل اجابت نہ ہوئی۔ پیشاب بھی بند ہوگیا۔ مولیٰ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ مگر ضعف بدرجہ غایت ہے۔ نواں روز ہے بخار کا دورہ ہوا ضعف کو اور قوت ملی روز تجربہ کیا مسجد تک جانے آنے کے تعب سے فوراً بخار آجاتا ہے مجبورانہ کئی روز سے یہ ہے کہ کرسی پر بٹھا کر چار آدمی لے جاتے ہیں اور لاتے ہیں۔ میں ظہر کو جاتا اور مغرب پڑھ کر آتا ہوں، طالب دعا ہوں۔"

آپ کے خطوط کے مطالعہ سے عیاں ہوتا ہے کہ آپ کو اتباع سنت کا کس قدر شوق تھا کہ آپ حضور ﷺ کے ایک ایک قول وفعل پر عمل کے لئے دیوانہ وار مچل رہے ہیں۔ بدن میں طاقت نہیں لیکن جماعت میں شرکت کے لئے بے چین ہیں کہ سرکار ﷺ کو کسی بھی حال میں وسعت کے باوجود جماعت سے غیر حاضری گوارا نہ تھی لہٰذا لوگوں کے سہارے کرسی پر بیٹھ کر مسجد میں حاضر ہورہے ہیں اور حالت یہ ہے کہ آمد ورفت بھی آپ کے لئے سخت کلفت ومشقت کی باعث ہے یہ سب اس جذبۂ شوق میں تھا کہ حضور ﷺ کے صحابہ بھی

بیماری وناتوانی کی حالت میں دوآدمیوں کے بیچ میں چل کر جماعت میں شریک ہوا کرتے تھے اور ایک دفعہ خود حضور ﷺ بھی اسی انداز سے مسجد میں تشریف لائے تھے ۔ بلا شبہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کا یہ مثالی کردار حضور ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی اسی سنت کے اتباع میں تھا لیکن حضور ﷺ کی وہ ادا جو آپ کے دوآدمیوں کے بیچ میں چل کر جانے میں تھی کرسی پر جانے میں ادا نہیں ہوتی ۔ اسی لئے کبھی کبھار اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ دوآدمیوں کے بیچ میں چل کر بھی مسجد تشریف لے گئے تاکہ محبوب کی وہ ادا بھی ادا ہوجائے ۔ ایک عاشق کے لئے ادائے محبوب میں مشابہت کا جو لطف ہے ۔ وہ صرف متابعت میں کہاں؟

ذَوقِ اِیں مے نہ شَناسی بَخُدا تانہ چَشی

۲۵ رصفر ۱۳۴۰ھ کو وصال ہوتا ہے ۔ مرض مہینوں سے تھا اور ایسا کہ چلنے پھرنے کی طاقت نہیں شریعت اجازت دیتی ہے کہ ایسا مریض گھر میں نماز پڑھ لے مگر امام احمد رضا علیہ الرحمہ جماعت کی پابندی کرتے اور چار آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد تک پہنچاتے جب تک اس طرح حاضری کی قدرت تھی جماعت میں شریک ہوتے رہے ۔

(امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور تصوف ص ۵۶)

اللّٰہ اکبر ! ۔ کیا شوق جماعت تھا امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یقیناً رحمت خداوندی وکرم مصطفےٰ (عزوجل و ﷺ) کو دعوت دینے کے لئے اور اپنی طرف مائل کرنے کیلئے حکم خداوندی وفرمان مصطفوی پر عمل بے حد ضروری ہے ۔

حضرت علامہ محمد احمد اعظمی مصباحی دامت برکاتہم القدسیہ فرماتے ہیں ۔ میں نے جُمَلُ النُّوْرِ فِیْ نَھْیِ النِّسَآءِ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ کے حاشیہ میں اپنے استاذ محترم حضور حافظ ملت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مرادآبادی علیہ الرحمہ (۱۳۱۲ھ ۔ ۱۳۹۶ء) کی روایت سے لکھا ہے ۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کو ایک بار مسجد لے جانے والا کوئی نہ تھا ۔ جماعت کا وقت ہوگیا ۔ طبیعت پریشان ناچار خود ہی کسی طرح گھسٹتے ہوئے حاضر مسجد ہوئے اور باجماعت نماز ادا کی ۔ آج صحت وطاقت اور تمام تر سہولت کے باوجود ترک نماز

اور جماعت کے ماحول میں یہ واقعہ ایک عظیم درس عبرت ہے :(امام احمد رضا اور تصوف/۵۶)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ اگر چاہتے تو گھر میں شاگردوں کے ساتھ جماعت قائم کر لیتے لیکن مصطفےٰ جان رحمت ﷺ کا خیال کرتے ہوئے اپنے وجود کی اور اپنی تکلیف کی پرواہ کئے بغیر مسجد کی طرف تشریف لے گئے اس لئے کہ محبت قربانی چاہتی ہے، دلیل چاہتی ہے، محبوب کی خوشی چاہتی ہے ۔ اے امام احمد رضا آپ کی عظمتوں پر قربان آپ نے عشق مصطفےٰ جان رحمت ﷺ کی ایسی دلیل پیش کی کہ کہیں سے کوئی اعتراض کی گنجائش باقی نہیں رہتی ۔ اگر آج ہم بھی اپنی زندگی کو انہیں خطوط پر گزارنا شروع کردیں جن خطوط پر اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے زندگی گزارنے کی تعلیم دی تو میں پورے دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ جملہ فرقہائے باطلہ کو شکست فاش اور اہلسنت کو عروج نصیب ہوگا ۔

اللہ عزوجل جلد از جلد رحمت عالم ﷺ کے صدقہ وطفیل ہم سب کو معمولات اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ والرضوان کی پابندی کی توفیق نصیب فرمائے ۔ آمین

امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور تعدیل ارکان نماز

خالق ارض وسماء کا ارشاد پاک ہے ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ ترجمہ: بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے ۔

نماز کی افادیت قرآن مقدس میں خالق کائنات جل جلالہ نے واضح فرمائی کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے ۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ بیشمار نمازی ایسے بھی ہیں جو نمازیں بھی پڑھتے ہیں جھوٹ بھی بولتے ہیں ۔ امانت میں خیانت بھی کرتے ہیں وعدہ خلافی بھی کرتے ہیں ۔ گالی گلوچ بھی کرتے ہیں ۔ گانے باجے تماشے میں بھی مصروف نظر آتے ہیں ۔ الا ماشاء الله

آخر نمازیوں میں کون سی ایسی کمی ہے جس کے سبب سے نماز کے فائدے سے محروم نظر آتے ہیں آیئے رحمت عالم ﷺ کے مقدس فرمان کی روشنی میں ان خامیوں کو تلاش کریں ۔

لَاتُجْزِیْ صَلٰوۃٌ لَّایُقِیْمُ الرَّجُلُ فِیْهَا صُلْبَهٗ فِیْ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.. (ترمذی)

وہ نماز ناقص ہے جس میں نماز پڑھنے والے نے رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ رکھی ہو (ترمذی)

ایک بار تاجدار کائنات ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کہ شرابی زانی اور چور کو تم لوگ کیسے سمجھتے ہو لوگوں نے جواب دیا اللہ ورسول بہتر جانتے ہیں (عزوجل و ﷺ) تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا۔

هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِیْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَّ اَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِیْ یَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ قَالُوْا وَکَیْفَ یَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لاَ یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلاَ سُجُوْدَهَا

یہ سب کھلے ہوئے بڑے گناہ ہیں اور سزا کے موجب ہیں اور چوریوں میں بدترین چوری نماز کی چوری ہے دریافت کیا گیا یارسول اللہ ﷺ کوئی نماز کی چوری کیسے کرتا ہے؟ ارشاد ہوا کہ رکوع اور سجدے مکمل نہ کرے۔ (مشکوٰۃ)

اس طرح کی نماز ادا کرنے والوں کے انجام کے متعلق تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا:

"لاَ یَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی صَلٰوةِ عَبْدٍ لاَیُقِیْمُ فِیْهَا صُلْبَهٗ بَیْنَ رُکُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا" (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ اللہ عزوجل اس شخص کی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جو رکوع اور سجدے کے درمیان اپنی پیٹھ کو سیدھی نہیں کرتا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدے پوری طرح نہیں کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا:

"مَاصَلَّیْتَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّداً ﷺ" (بخاری)

تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو تمہاری موت اس ملت پر نہ ہوگی جسے اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

ایک مقام پر رحمت عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں "مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَهُنَّ وَصَلاَّ هُنَّ بِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ کَانَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ یَّغْفِرَلَهٗ وَمَنْ

لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ" (مشکوٰۃ)

جس نے نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور انہیں وقت پر پڑھا اور ان کے رکوع اور سجدے پورے پورے ادا کئے اللہ عزوجل کا وعدہ ہے کہ اسے بخش دے گا۔ لیکن جو ایسا نہ کرے گا اس کے لئے اللہ عزوجل کا کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے گا بخشے گا اور چاہے گا تو عذاب میں ڈال دے گا۔

تکمیل نماز اور قبولیت نماز کے لئے ہم جان چکے کہ کون کون سی باتیں ضروری ہیں۔ اور جب تک ان چیزوں کی تکمیل نہ ہوگی ثمرات نماز سے محروم رہو گے فوائدِ نماز سے محروم رہو گے۔

آیئے اب ہم دیکھیں کہ امامِ عشق ومحبت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمہ جزئیات نماز کا کتنا اہتمام فرماتے؟

اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نماز میں اس قدر احتیاط اور جزئیات مسائل کا ایسا خیال فرماتے تھے کہ عام لوگ نہیں بلکہ بعض علماء بھی اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ حضرت مولانا شاہ خواجہ محمد حسین صاحب چشتی نظامی میرٹھی ثم اجمیری فرماتے ہیں۔

۲۰ / رمضان شریف سے اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کی مسجد میں معتکف ہوا۔ آپ نے بھی اعتکاف فرمایا۔ ایک دن قبل اعتکاف عصر کے وقت اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ تشریف لائے اور نماز پڑھ کر تشریف لے گئے میں مسجد کے اپنے کونے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں مجھ سے ایک صاحب نے فرمایا آپ نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی میں نے کہا میں نے حضرت کے پیچھے نماز پڑھ لی۔ انہوں نے کہا حضرت تو اب پڑھ رہے ہیں۔ مجھے اس وجہ سے یقین نہیں آیا۔ اور کسی وجہ سے نماز نہیں ہوئی تھی تو حضرت کا حافظہ ایسا نہیں کہ مجھے بھول جاتے اور مطلع نہ فرماتے۔ انہوں نے مجھ سے پھر کہا دیکھ لیجئے وہ پڑھ رہے ہیں میں نے بڑھ کر دیکھا تو واقعی پڑھ رہے تھے مجھے بے حد حیرت ہوئی اور آگے بڑھ کر کھڑا رہا۔ سلام پھیرنے پر عرض کیا۔ حضور میں سمجھ نہیں سکا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا قعدۂ اخیرہ میں بعد تشہد سانس کی حرکت سے میرے انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا۔ چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس وجہ

سے میں نے آپ سے نہیں کہا اور گھر جا کر بند درست کرا کر اپنی نماز پڑھ لی۔

یہ ایسا واقعہ ہے کہ اکثر صاحبان کی سمجھ میں نہیں آتا صرف ایک بزرگ نے مجھ سے سن کر بڑی عظمت کی ۔ وہ بزرگ شیخ الاصفیاء حضرت خواجہ شاہ پیر عبدالحمید صاحب بغدادی ہیں ۔ بڑودہ میں تشریف لائے اور جامع مسجد میں ایک دن مغرب کی نماز پڑھائی ۔ میں نے ایسا اثر کبھی قرآن پڑھنے کا نہیں دیکھا ۔ بعدہ معلوم کیا کہ یہ کون بزرگ تھے تب ان سے ملنے کے لئے ان کی قیام گاہ پر گیا ۔ اعجاز قرآنی کے سلسلہ میں ان کا یہ واقعہ قابل ذکر ہے ۔ شاہ صاحب نے فرمایا ۔

میں ایک مرتبہ ایران گیا وہاں آتش پرستوں کا ایک آتش کدہ بہت پرانا ہے ۔ اس کی پرستش کرتے ہیں ۔ ان سے مباحثہ کے لئے لوگوں نے میرا نام لے دیا میں نے کہا یہ لوگ جسے پوجتے ہیں اسی سے پوچھ لو یعنی آتش کدہ میں جا کر آگ سے پوچھ لو وہ کس کی رعایت کرتی ہے ۔ لوگوں نے محض دھمکانا سمجھا اور لوگوں نے میرا اور وہاں کے ایک پجاری کا نام مقرر کر کے ایک تاریخ وقت معین کر کے مناظرے کا اعلان کر دیا ۔ وقت مقررہ پر تمام شہر کی مخلوق کثرت سے موجود تھی ۔ اس وقت میں نے اس پجاری سے کہا چلیئے اب وہ گھبرایا اور رکا تو میں نے خیال کیا کہ اگر میں بھی رکا تو لوگ محض دھمکی سمجھیں گے اس وجہ سے تنہا آتشکدے میں چلا گیا اور پورے بیس منٹ آگ میں کھڑا رہا بعدہ نکل آیا تو یہ دکھ کر بہت سے آتش پرست مسلمان ہو گئے ۔ اور فرمایا میں قرآن مجید لے کر اور یہ سمجھ کر آگ میں چلا گیا کہ جب ہم کو قرآن عظیم نارِ جہنم سے بچائے گا تو اس معمولی آگ سے کیوں نہیں بچائے گا تو اس واقعہ سے اور ان کی اس کرامت سے حضرات ناظرین ان بغدادی شاہ صاحب کی بزرگی اور قوت ایمانی کا اندازہ لگائیں ۔ ان بزرگ نے مجھ سے اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کا یہ واقعہ عصر کی نماز کا سنا ۔ دوسرے دن ان سے ملاقات ہوئی تو ان بغدادی صاحب نے فرمایا کل ساری رات روتے گزری یہی کہتا رہا ۔ خداوند! تیرے ایسے ایسے

مقبول بندے آج بھی ہیں جو اس احتیاط سے نماز پڑھتے ہیں ۔ (حیات اعلیٰحضرت ص ۱۸۳)

سبحان اللہ! اعلیٰحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ جیسا نماز سے محبت اور اہتمامِ نماز کرنے والا ماضی قریب میں تو کوئی نظر نہیں آتا ۔ سچ ہے محبت سچی ہو تو آدمی اپنی تکلیف کو نہیں دیکھتا بلکہ اپنے محبوب کی خوشی کو دیکھتا ہے ۔ امام احمد رضا علیہ الرحمہ ایک سچے عاشق رسول ﷺ تھے ۔ اس لئے وہ جانتے تھے کہ نماز سے میرے آقا ﷺ کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچتی ہے ۔

لہٰذا امام احمد رضا علیہ الرحمہ ہر تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے نماز کی پابندی کرتے تھے ۔ اللہ عزوجل ہم کو بھی امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم.

ان کا سایہ اک تجلی ان کا نقشِ پا چراغ
وہ جدھر گزرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

☆☆☆